

مُنے کی لاش

(غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حکایات)

مزارِ غوثِ اعظم

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلّال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

دامت بركاتہم
الغنائیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

منے کی لاش

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (18 صفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
آپ کے دل میں غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ وکرم کی محبت مزید بڑھ جائے گی۔

دُرود شریف کی فضیلت

نہی معظم، رسولِ محترم، سلطانِ فی حشم، سرِ ایاں دو کرم، حبیبِ مکرّم، محبوبِ ربِّ اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان جب تک مجھ پر درود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے
اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۹۰ حدیث ۴۷۰۷ دار المعرفۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خانقاہ میں ایک باپردہ خاتون اپنے منے کی لاش چادر میں لپیٹائے، سینے سے
چمٹائے زار و قطار رو رہی تھی۔ اتنے میں ایک ”مَدَنی مُتَا“ دوڑتا ہوا آتا ہے اور ہمدردانہ
لہجے میں اُس خاتون سے رونے کا سبب دریافت کرتا ہے۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہے: بیٹا!

فَرَمَانِ مُصَطَلَعُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس نے مجھ پر ایک بار زُور دیا کہ پڑھا اَللّٰھُمَّ رَحِّمِہٖ اَسْ بِرِوَسِّ رَحْمَتِیْنَ بِحَبْلِہٖ۔ (مسلم)

میرا شوہر اپنے لختِ جگر کے دیدار کی حسرت لیے دنیا سے رخصت ہو گیا ہے، یہ بچہ اُس وقت پیٹ میں تھا اور اب یہی اپنے باپ کی نشانی اور میری زندگانی کا سرمایہ تھا، یہ بیمار ہو گیا، میں اسے اسی خانقاہ میں دم کروانے لارہی تھی کہ راستے میں اس نے دم توڑ دیا ہے، میں پھر بھی بڑی اُمید لے کر یہاں حاضر ہو گئی کہ اس خانقاہ والے بُوڑگ کی ولایت کی ہر طرف دھوم ہے اور ان کی نگاہِ کرم سے اب بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے مگر وہ مجھے صبر کی تلقین کر کے اندر تشریف لے جا چکے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ خاتون پھر رونے لگی۔ ”مَدَنی مَنے“ کا دل پگھل گیا اور اُس کی رحمت بھری زبان پر یہ الفاظ کھیلنے لگے: ”مُحْتَرَمَہ! آپ کا متا مرا ہوا نہیں بلکہ زندہ ہے! دیکھو تو سہی! وہ حرکت کر رہا ہے۔“ دکھیا ری ماں نے بے تابئی کے ساتھ اپنے ”مٹنے کی لاش“ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو وہ سچ سچ زندہ تھا اور ہاتھ پیر ہلا کر کھیل رہا تھا۔ اتنے میں خانقاہ والے بُوڑگ اندر سے واپس تشریف لائے۔ بچے کو زندہ دیکھ کر ساری بات سمجھ گئے اور لالھی اٹھا کر یہ کہتے ہوئے ”مَدَنی مَنے“ کی طرف لپکے کہ تو نے ابھی سے تقدیرِ خداوندی کے سَر بستہ راز کھولنے شروع کر دیئے ہیں! مَدَنی مَنے وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور وہ بُوڑگ اُس کے پیچھے دوڑنے لگے، ”مَدَنی مَنے“ کا ایک قبرستان کی طرف مُڑا اور بلند آواز سے پکارنے لگا: اے قبر والو! مجھے بچاؤ! تیزی سے لپکتے ہوئے بُوڑگ اچانک ٹھٹھک کر رُک گئے کیونکہ قبرستان سے تین سو مُردے اٹھ کر اُسی ”مَدَنی مَنے“ کی ڈھال بن چکے تھے اور وہ ”مَدَنی مَنے“ دُور کھڑا اپنا چاند سا چہرہ چمکاتا

فَرَمَانِ فَصِيحِ صَلَواتِ سَلَسِ اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ جو شخص مجھ پر زور و پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

مُسکرا رہا تھا۔ اُن بزرگ نے بڑی حسرت کے ساتھ ”مَدَنی مَنے“ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بیٹا! ہم تیرے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے، اس لیے تیری مرضی کے آگے اپنا سر تسلیم خم کرتے ہیں۔
(مُلَخَّصُ ازِ الحقائق فی الہدایٰ ج ۱ ص ۱۳۲ وغیرہ مکتبۃ اویس رضویہ، بہاولپور پاکستان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ ”مَدَنی مَنے“ کون تھا؟ اُس مَدَنی مَنے کا نام عبد القادر تھا اور آگے چل کر وہ غوث الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم کے لقب سے مشہور ہوئے۔

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابنِ ابی القاسم ہے

کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا (عدائی بخش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَچپن شریف کی سات کرامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غوث الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم مادرزاد ولی تھے۔

﴿۱﴾ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر جب وہ الْحَمْدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ پیٹ ہی میں جواباً بِرَحْمَتِ اللہ

کہتے (الحقائق فی الہدایٰ ص ۱۳۹) ﴿۲﴾ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ یَکُم رَمَضَانُ الْعَبَارَکِ بروزِ پیر صبح صادق کے وقت دنیا میں جلوہ گر ہوئے اُس وقت ہونٹ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے

تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی (ایضاً) ﴿۳﴾ جس دن آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کی ولادت ہوئی اُس دن آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کے دیارِ ولادت دجیلان شریف میں گیارہ سو بجے پیدا

فَرَمَانِ مُصِطَلَعِ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر والا اور اُس نے مجھ پر زور و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (نہجۃ الاسرار ص ۱۵)

ہوئے وہ سب کے سب لڑکے تھے اور سب ولی اللہ بنے (تفریح الغاطر ص ۱۵) ﴿۴﴾
 غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ اکبرؒ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا اور جب سورج غروب ہوا اُس
 وقت ماں کا دودھ نوش فرمایا۔ سارا رَمَضَانُ المبارک آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیکہ معمول رہا
 (نہجۃ الاسرار ص ۱۷۲) ﴿۵﴾ پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللہ پڑھنے کی رسم
 کے لیے کسی بزرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور اَلْحَمْد سے لے
 کر اٹھارہ پارے پڑھ کر سنا دیئے۔ اُن بزرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھئے۔ فرمایا: بس مجھے
 اتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس
 وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سن کر یاد کر لیا تھا (الحقائق فی المہاتق ص ۱۳۰) ﴿۶﴾ جب
 آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ لڑکپن میں کھیلنے کا ارادہ فرماتے، غیب سے آواز آتی: اے عبد القادر! ہم
 نے تجھے کھیلنے کے واسطے نہیں پیدا کیا (ایضاً) ﴿۷﴾ آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ مدرّسے میں تشریف
 لے جاتے تو آواز آتی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو جگہ دے دو۔“ (نہجۃ الاسرار ص ۳۸)

نَمُو بِمِثْنِ عَلَوٰی فَصَلِّ بِحُوْلِیٰ کَلَشَن

خَسَنی پھول خُسَنی ہے مہکنا تیرا (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات آدمی کرامتِ اولیاء کے معاملے میں

فَرَوَانِ فَصِيحًا مَلِكًا عَالِمًا رَافِعًا رَسُلًا جَسَدًا مَعِينًا أَوَّلًا مَرِيضًا مَذْمُومًا كَرِيمًا عَزِيزًا قِيَامَتِ كَلْبٍ بِرِي خِفَافَتِ لَيْلٍ كِي۔ (مثنوی ص ۵۸)

شیطان کے وَسْو سے میں آکر کرامات کو عقل کے ترازو میں تولنے لگتا ہے اور یوں گمراہ ہو جاتا ہے۔ یاد رکھئے! کرامت کہتے ہی اُس خرقِ عادت بات کو ہیں جو عاداتِ محال یعنی ظاہری اسباب کے ذریعے اُس کا صُدرِ ناممکن ہو مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اولیائے کرام رَحْمَتُ اللہ تَعَالٰی سے ایسی باتیں بسا اوقات صادر ہو جاتی ہیں۔ نبی سے قبل اَزْ اِعلانِ نبُوَّت ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو ان کو اِرْہا ص کہتے ہیں اور اِعلانِ نبُوَّت کے بعد صادر ہوں تو معجزہ کہتے ہیں۔ عام مؤمنین سے اگر ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو اسے مُعْجُونَت اور ولی سے ظاہر ہوں تو کرامت کہتے ہیں۔ نیز کافر یا فاسق سے کوئی خرقِ عادت ظاہر ہو تو اُسے اِسْتِدْ راج (اِس۔ جِد۔ راج) کہتے ہیں۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۶، ۵۸، ۵۹ مکتبۃ المدینہ باب المدینۃ کرامی)

عقل کو تنقید سے مُرست نہیں

عشق پر اعمال کی بُنیاد رکھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم نے مرگی کو بھگا دیا

ایک مرتبہ بارگاہِ غوثیت مآب میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کی: عالی جاہ!

میری زوجہ کو مرگی ہو گئی، کُھُورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”اِس کے کان میں کہہ دو غوثِ اعظم کا حکم ہے کہ بغداد سے نکل جا۔“ چنانچہ اُسی وقت وہ اچھی ہو گئی۔

(مُلَخَّص از تہجۃ الاسرار للشاطنوفی ص ۱۴۰، ۱۴۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فَرَمَانِ مُصِطَفٰی ﷺ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زور و شریف نہ چڑھا اُس نے جفا کی۔ (مہارزاق)

مرگی شیرِ جن ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ

امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: (مرگی) بہت خبیث بلا ہے اور اسی کو اُمُّ الصِّبَّان کہتے ہیں، (بچوں کی ایک بیماری جس سے اعضا میں جھٹکے لگتے ہیں) اگر بچوں کو ہو، ورنہ صُرع (مرگی)۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ اگر پچیس برس کے اندر اندر ہوگی تو اُمید ہے کہ جاتی رہے اور اگر پچیس برس کے بعد یا پچیس برس والے کو ہوئی تو آب نہ جائے گی۔ ہاں کسی ولی کی کرامت یا تعویذ سے جاتی رہے تو یہ امر آخر (یعنی اور بات) ہے۔ یہ (یعنی مرگی) فی الحقیقت ایک (شریر جن یعنی) شیطان ہے جو انسان کو ستاتا ہے۔

بچوں کو مرگی سے بچانے کا نسخہ

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو اذان میں دیر کی جاتی ہے، اس سے اکثر یہ (یعنی مرگی کا) مَرَض ہو جاتا ہے اور اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد پہلا کام یہ کیا جائے کہ نہہلا کر اذان و اقامت بچے کے کان میں کہہ دی جائے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر (مرگی سے) محفوظی ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۴۱۷ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

رضا کے سامنے کی تاب کس میں

فلک وار اس پہ ترا ظل ہے یا غوث

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَرَمَانِ قَاصِدِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ جو مجھ پروردگار محمدؐ رُوحِ شریف پڑے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

غوثِ الاعظم کا کنواں

ایک بار بغدادِ معلّٰی میں طاعون کی بیماری پھیل گئی اور لوگ دھڑا دھڑ مرنے لگے۔ لوگوں نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کی خدمت میں اِس مصیبت سے نجات دلانے کی درخواست پیش کی۔ فرمایا: ”ہمارے مدرّے سے کے ارد گرد جو گھاس ہے وہ کھاؤ اور ہمارے مدرّے کے گنوں میں کا پانی پیو، جو ایسا کرے گا وہ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ ہر مَرَض سے شفا پائے گا۔“ چنانچہ گھاس اور گنوں میں سے پانی سے شفا ملنی شروع ہو گئی یہاں تک کہ بغداد شریف سے طاعون ایسا بھاگا کہ پھر کبھی پلٹ کر نہ آیا۔ (تفریحُ الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر ص ۳۳)

”طبقاتِ کبریٰ“ میں غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کا یہ ارشاد بھی نقل کیا گیا ہے:

”جس مسلمان کا میرے مدرّے سے گزر ہو ا قیامت کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔“ (الطَبَقَاتُ الْکُبْرٰی لِلشَّعْرَانِی الْجُزْءُ الْاَوَّلُ ص ۷۹ ادار الفکر بیروت) اللہُ عَزَّوَجَلَّ

کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

گناہوں کے امراض کی بھی دوا دو

مجھے اب عطا ہو شفا غوثِ اعظم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

ڈوبی ہوئی بارات

ایک بار سرکارِ بغدادِ حضورِ سیدنا غوثِ الاعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ دریا کی طرف

فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یوسف)

تشریف لے گئے، وہاں ایک بڑھیا کو دیکھا جو زار و قطار رو رہی تھی۔ ایک مُرید نے بارگاہِ غوثیت میں عرض کی: یا مُرْہِدِی! اس ضعیفہ کا اِکھوتاؤ برو بیٹا تھا، بے چاری نے اُس کی شادی رچائی دُلہا نکاح کر کے دُلہن کو اسی دریا میں گشتی کے ذریعے اپنے گھر لارہا تھا کہ گشتی اُلٹ گئی اور دُلہا دُلہن سمیت ساری بارات ڈوب گئی۔ اس واقعے کو آج بارہ برس گزر چکے ہیں مگر ماں کا جگر ہے، بے چاری کا غم جاتا نہیں ہے، یہ روزانہ یہاں وریا پر آتی اور بارات کو نہ پا کر رووھو کر چلی جاتی ہے۔ خُصُور غوثِ الاعظم علیہ نَصۃُ اللہِ اکرمہ کو اس ضعیفہ (یعنی بڑھیا) پر بڑا اُخْس آیا، آپ نَصۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے، چند منٹ تک کچھ بھی ظہور نہ ہوا، بے تاب ہو کر بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس قدر تاخیر کیوں؟ ارشاد ہوا: ”اے میرے پیارے! یہ تاخیر خلافِ تقدیر و تدبیر نہیں ہے، ہم چاہتے تو ایک حکمِ کُن سے تمام زمین و آسمان پیدا کرویتے مگر بِمُخَصَّصائے حکمت چھ دن میں پیدا کئے، بارات کو ڈوبے 12 سال بیت چکے ہیں، اب نہ وہ گشتی باقی رہی ہے نہ ہی اس کی کوئی سُواری، تمام انسانوں کا گوشت وغیرہ بھی دریائی جانور کھا چکے ہیں، ریزے ریزے کو اجزائے جسم میں اِکٹھا کروا کر دوبارہ زہدگی کے مرحلے میں داخل کر دیا ہے، اب ان کی آمد کا وقت ہے“ ابھی یہ کلام اختتام کو بھی نہ پہنچا تھا کہ یکا یک وہ گشتی اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ مَعَ دُلہا دُلہن و براتی سطحِ آب پر نمودار ہو گئی اور چند ہی لمحوں میں گنارے آگئی، تمام باراتی سرکار بغداد

فَرَمَانِ مُصِطَلَعِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُودِ پُر عموک تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

رَضَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے دُعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر پہنچے۔ اس کرامت کو سن کر بے شمار کفار نے آ آ کر سپَدِ ناعوثِ اعظم عَلَیْہِ رَضَۃُ اللہِ الْکَرِیْم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ (سَلْطَانُ الْاِنْکَارِ فِی مَنَاقِبِ غَوْثِ الْاِبْرَارِ، لَشاہِ مُحَمَّدِ بْنِ الْہِمْدَنِی)

نکالا ہے پہلے تو دُوبے ہوؤں کو

اور اب دُوبتوں کو بچا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا بندہ مُردہ زندہ کر سکتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک موت و حیات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں

ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے کسی بندے کو مُردے جلانے کی طاقت بخشے تو اس کے لیے کوئی

مُشکل بات نہیں ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم

کریں تو اس سے ہمارے ایمان پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اگر شیطان کی باتوں میں آ کر کسی نے

اپنے ذہن میں یہ بٹھالیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی اور کو مُردہ زندہ کرنے کی طاقت ہی

نہیں دی تو اُس کا یہ نظریہ یقیناً حکمِ قرآنی کے خلاف ہے دیکھئے قرآنِ پاک حضرت سَیِّدِنا

عِیْسٰی دُوحِ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰیہِ السَّلَام کے مریضوں کو شفا دینے اور مُردے زندہ

کرنے کی طاقت کا صاف صاف اعلان کر رہا ہے۔ جیسا کہ پارہ 3 سُورَةُ الْاِیْمَان کی

آیت نمبر 49 میں حضرت سَیِّدِنا عِیْسٰی دُوحِ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰیہِ السَّلَام کا یہ ارشاد

فَوَاقِنِ الصُّلُوحَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔ جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طہانی)

نقل کیا گیا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھوں اور سفید داغ والے (یعنی کورچی) کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے۔

وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ
وَأُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ ج

امید ہے کہ شیطان کا ڈالا ہوا وسوسہ جڑ سے کٹ گیا ہوگا، کیوں کہ مسلمان کا قرآن پاک پر ایمان ہوتا ہے اور وہ حکیم قرآن کریم کے خلاف کوئی دلیل تسلیم کرتا ہی نہیں۔ بہر حال اللہ عزوجل اپنے مقبول بندوں کو طرح طرح کے اختیارات سے نوازتا ہے اور بے عطاء خداوندی ان سے ایسی باتیں صادر ہوتی ہیں جو عقل انسانی کی بلندیوں سے وراء الوراہوتی ہیں۔ یقیناً اہل اللہ کے تضرعات و اختیارات کی بلندی کو دنیا والوں کی پرواز عقل چھو بھی نہیں سکتی۔

سائنسدان کی نظر

دویر حاضر کا سب سے بڑا سائنسدان ”آئن اسٹائن“ کہہ گیا ہے: ”میں نے ریڈیو دوربین کے ذریعے ایک ایسا گہکشاں تو دیکھ لیا ہے جو زمین سے دو کروڑ نوری سال دور ہے یعنی روشنی جو فی سیکنڈ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل طے کرتی ہے، وہاں دو کروڑ سال میں پہنچے گی مگر جہاں تک کائنات کی سرحدیں معلوم کرنے کا تعلق ہے اگر میری عمر ایک ملین یعنی دس لاکھ برس بھی ہو جائے تب بھی دریافت نہیں کر سکتا۔“

سائنسدان کے برعکس خدائے رحمن عزوجل کے ولی حضور غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ اکرمہ

فَرَوَانٌ فَيَصْطَلِي صَلَاتَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا کرنا اور وہ مجھ پر زور دے شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں سے کچھ قرین شخص ہے (اللہ سبحانہ)

کی نظر کی عظمت و شان دیکھئے! آپ نَحْمَدُكَ اللَّهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ فَرَمَاتے ہیں:

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ التَّصَالِ

(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہر میری نظر میں اس طرح ہیں جیسے ہتھیلی میں رائی کا دانہ)

میرے آقا اعلیٰ حضرت نَحْمَدُكَ اللَّهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کرتے ہیں:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ كَمَا هُوَ سَايَهُ تَحْتَهُ

بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

بد عقیدہ قاتل کی سزا

اب وصال شریف کے طویل عرصے کے بعد رنجیت سنگھ کے دورِ حکومت میں

ہندوستان میں رُومنا ہونے والا ایک ایمان افروز واقعہ پڑھیے اور جھومئے: ایک نام

نبہا دمسلمان جو کراماتِ اولیاء کا منکر تھا، شومئی قسمت سے ایک شاوی خُددہ ہندو وانی کو ول

وے بیٹھا۔ ایک بار ہندو اپنی بیوی کو میکے پہنچانے کے لیے گھر سے باہر نکلا، ادھر اُس

بد بخت عاشق پر شہوت نے غلبہ کیا۔ چنانچہ اُس نے ان کا پیچھا کیا اور ایک سُنسان مقام پر

دونوں کو گھیر لیا، وہ دونوں پیدل تھے اور یہ گھوڑے پر سوار تھا، اس نے جھوٹ موٹ ہمدردی

کا اظہار کرتے ہوئے سواری کی پیشکش کی مگر ہندو نے انکار کیا، وہ اصرار کرنے لگا کہ اچھا

عورت ہی کو پیچھے بیٹھنے کی اجازت دے دو کہ یہ بے چاری تھک جائے گی، ہندو کو اس کی

نیت پر شبہ ہو چلا تھا لہذا اُس نے کہا کہ تم ضمانت دو کہ کسی قسم کی خیانت کئے بغیر میری بیوی

فَرَوَانِ فَصَحْلَةٍ صَلَّوْا عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَسَلَامًا اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر نہ ہو اور وہ مجھ پر ڈر و ڈپاک نہ پڑے۔ (ہام)

کو منزل پر پہنچا دو گے۔ اُس نے کہا کہ یہاں جنگل میں ضامن کہاں سے لاؤں؟ عورت بول اٹھی: مسلمان گیارہویں والے بڑے پیر صاحب کو یکتا مانتے ہیں، تم انہیں کی ضمانت دے دو۔ وہ اگرچہ غوث الاعظم علیہ تَحْمِیْلُ اللہِ الْکَرِیْم کے تَصَرُّفَات کا قائل نہیں تھا مگر یہ سوچ کر کہ ہاں کہہ دینے میں کیا جاتا ہے، اُس نے ہاں کہہ دی۔ جوں ہی عورت گھوڑے پر سوار ہوئی، اُس ظالم نے تلوار سے اس کے شوہر کی گردن اڑادی اور گھوڑے کو ایڑ لگا دی، عورت غم سے نڈھال اور سبھی ہوئی بار بار مڑ کر پیچھے دیکھے جا رہی تھی۔ اُس نے کہا کہ بار بار پیچھے دیکھنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، تمہارا شوہر اب واپس نہیں آسکتا۔ اُس نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا: میں تو بڑے پیر صاحب کو دیکھ رہی ہوں۔ اس پر اُس نے ایک قہقہہ لگا کر کہا کہ بڑے پیر صاحب کو تو فوت ہوئے کئی سال گزر چکے ہیں، اب بھلا وہ کہاں سے آسکتے ہیں! اتنا کہنا تھا کہ اچانک دو بڑے رگ ٹمڈار ہوئے ان میں سے ایک نے بڑھ کر تلوار سے اس بد عقیدہ عاشق کا سر اڑا دیا پھر عورت کو منع گھوڑے کے اُس جگہ لائے جہاں وہ ہندو کٹا ہوا پڑا تھا، دونوں میں سے ایک بڑے رگ نے کٹا ہوا سر دھڑ سے ملا کر کہا: ”قُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ“ یعنی اٹھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے۔ وہ ہندو اُسی وقت زندہ ہو گیا۔ وہ دونوں بڑے رگ غائب ہو گئے۔ یہ دونوں میاں بیوی مقتول کے گھوڑے پر سوار ہو کر گھر لوٹ آئے۔ مقتول کے وارثوں نے گھوڑا پہچان کر رنجیت سنگھ کے کورٹ میں دونوں میاں بیوی پر کیس کر دیا کہ ہمارا آدمی غائب ہے اور گھوڑا ان کے پاس ہے، شاید ان لوگوں نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ پیشی ہوئی، ان میاں بیوی نے جنگل کا سارا واقعہ کہہ سنایا اور کہا کہ ان دونوں بڑے رگوں میں

فَرَوَانِ قُصِّطَلَعِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ جس نے مجھ پر روزِ کُھد و سوارِ زُود پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ عاف ہوں گے۔ (کونہال)

سے ایک بُو رگ یہاں کے مشہور مجذوب گل محمد شاہ صاحب کے ہمشکل تھے۔ چنانچہ ان مجذوب بُو رگ کو بلوایا گیا، وہ تشریف لے آئے اور انہوں نے آتے ہی اوّل تا آخر سارا واقعہ لفظ بہ لفظ بیان کر دیا۔ لوگ خُصُو ر غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کی یہ زندہ کرامت سن کر آش آش کرا اٹھے۔ رنجیب سنگھ نے مقدّمہ خارج کرتے ہوئے ان دونوں میاں بیوی کو انعام و اکرام دے کر رخصت کیا۔

(الحقائق فی الھدایۃ ص ۹۵)

الاماں قہر ہے اے غوث وہ ٹیکھا تیرا

مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا (عدائی بخش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

70 بارِ احتلام

حضرت سیدنا غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کا ایک مرید ایک ہی رات میں نئی نئی عورتوں کے سبب ستر بار مُحتَلِم ہوا۔ صُبح غسل سے فارغ ہو کر اپنی پریشانی کی فریاد دیکر اپنے مرشدِ کریم حضور غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ کی خدمتِ باعظمت میں حاضر ہوا۔ قبل اس کے کہ وہ کچھ عرض کرے، سرکارِ بغداد حضور غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرِ نے خود ہی فرمایا: رات کے واقعے سے مت گھبراؤ، میں نے رات لوح محفوظ پر نظر ڈالی تو تمہارے بارے میں ستر مختلف عورتوں کے ساتھ زنا کرنا مقدر تھا، میں نے بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں التجا کی کہ وہ تیری تقدیر کو بدل دے اور ان گناہوں سے تیری حفاظت فرمائے۔ چنانچہ ان سارے

(۱۱۱)

فَرَوَانِ فَصَحْلَہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ مجھ پر زور و شریف پر صوفی اللہ عزوجل تم پر رحمت بھیجے گا۔

واقعات کو خواب میں احلام کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۹۳)

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے

ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

ارشاداتِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْمِ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ کسی پیر کامل کی بیعت ضرور کرنی

چاہئے کہ پیر کی توجہ سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں اور بعض اوقات بڑی آفت چھوٹی آفت سے

بدل کر رہ جاتی ہے۔ ”بہجۃ الاسرار شریف“ میں ہے، پیروں کے پیر، پیر و سنگیر،

روشن ضمیر، قطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی، پیرِ لامعانی، قندیلِ نورانی، فہمازِ لامکانی، الشیخ ابو محمد

سید عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کافرمانِ بشارت نشان ہے: مجھے ایک بہت بڑا رجسٹر

دیا گیا جس میں میرے مُصاحبوں اور میرے قیامت تک ہونے والے مریدوں کے نام

درج تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں،

میں نے داروغہ جہنم سے استفسار کیا: کیا جہنم میں میرا کوئی مرید بھی ہے؟ انہوں نے

جواب دیا: ”نہیں۔“ آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروردگار کی عزت

وجلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر

سایہ گناں ہے۔ اگر میرا مرید اتھکا نہ بھی ہو تو کیا ہوا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں تو اٹھتا ہوں۔

مجھے اپنے پالنے والے کی عزت و جلال کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی

فَرَوَانِ قُصِّطَلَعِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: کچھ پر کثرت سے دُورِ پاک پڑھو، کچھ تہا راتھ پڑ دُورِ پاک پڑھنا تہا رے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ہاتھ سمرا)

بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو داخلِ جنت نہ کروالوں۔ (ایضاً)

مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے

کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَظِیْم الشَّانِ کَرَامَت

ابوالمظفر حسن نامی ایک تاجر نے حضرت سپَدَناشِخ حَمَاد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کی

بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: مُھُور! میں تجارت کیلئے قافلے کے ہمراہ مُلکِ شام جا رہا

ہوں، آپ سے دُعا کی درخواست ہے۔ سپَدَناشِخ حَمَاد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ”آپ

اپنا سفر ملتوی کر دیجئے، اگر گئے تو ڈاکو سارا مال بھی لوٹ لیں گے اور آپ کو قتل بھی کر ڈالیں

گے۔“ تاجر یہ سن کر بڑا گھبرایا، اسی پریشانی کے عالم میں واپس آ رہا تھا کہ راستے میں حضور

غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم مل گئے، پوچھا کیوں پریشان ہیں؟ اُس نے سارا واقعہ کہہ

سنایا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: پریشان نہ ہوں شوق سے مُلکِ شام کا سفر کیجئے،

اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا، اُسے

کاروبار میں بہت نفع ہوا، وہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی لیے مُلکِ شام کے شہر ”حلب“

پہنچا۔ اِثْنَا قَاوہ اشرفیوں کی تھیلی کہیں رکھ کر بھول گیا، اسی فکر میں نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا۔

اُس نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا کہ ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر کے سارا مال لوٹ لیا ہے

فَرَمَانِ مُصَلِّیْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے! خوف کے مارے اُس کی آنکھ کھل گئی، گھبرا کر اٹھا تو وہاں کوئی ڈاکو وغیرہ نہ تھا۔ اب اُسے یاد آیا کہ اشرفیوں کی تھیلی اُس نے فلاں جگہ رکھی ہے، جھٹ وہاں پہنچا تو تھیلی مل گئی۔ خوشی خوشی بغداد شریف واپس آیا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے غوثِ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے ملوں یا شیخ حماد علیہ رحمۃ اللہ الجواد سے! اتفاقاً راستے میں ہی سپردِ نا شیخ حماد علیہ رحمۃ اللہ الجواد مل گئے اور دیکھتے ہی فرمانے لگے: ”پہلے جا کر غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے ملو کہ وہ محبوبِ ربّانی ہیں، اُنہوں نے تمہارے حق میں 17 بار دُعایا مانگی تھی تب کہیں جا کر تمہاری تقدیر بدلی جس کی میں نے خبر دی تھی، اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے کو غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی دُعا کی برکت سے بیداری سے خواب میں منتقل کر دیا۔“ چنانچہ وہ بارگاہِ غوثیت مآب میں حاضر ہوا۔ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے دیکھتے ہی فرمایا: واقعی میں نے تمہارے لیے 17 مرتبہ دُعایا مانگی تھی۔ مزید فرمایا: میں نے تمہارے بارے میں 17 در 17 سے لے کر 70 مرتبہ تک دُعایا مانگی تھی۔ (تہجۃ الاسرار ص ۶۳)

اللہ عزوجل کسی آن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ

بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا (مداحی بخش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عذاب قبر سے رہائی

ایک غمگین نوجوان نے آکر بارگاہِ غوثیت میں فریاد کی: حضور! میں نے اپنے

فَرَمَانِ قَضَائِ صَلَواتِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ جس نے کتاب میں جو ہڈیوں کا کھانا تو جب تک ہر نام اس میں ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (فرمان)

والدِ مرحوم کو رات خواب میں دیکھا، وہ کہہ رہے تھے: ”بیٹا! میں عذابِ قبر میں مبتلا ہوں، تو سپدِ ناشخ عبدُ القادرِ حیلانی قُدس سرُّہ النُّوران کی بارگاہ میں حاضر ہو کر میرے لیے دُعا کی درخواست کر۔“ یہ سن کر سرکارِ بغدادِ حُصُور غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم نے استفسار فرمایا: کیا تمہارے ابا جان میرے مدتر سے (مدتر سے) سے کبھی گزرے ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ بس آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ خاموش ہو گئے۔ وہ نو جوان چلا گیا۔ دوسرے روز خوش خوش حاضرِ خدمت ہوا اور کہنے لگا: یا مرشد! آج رات والدِ مرحوم سبزِ حُلّہ (یعنی سبز لباس) زمپ تن کئے خواب میں تشریف لائے، وہ بے حد خوش تھے، کہہ رہے تھے: ”بیٹا! سپدِ ناشخ عبدُ القادرِ حیلانی قُدس سرُّہ النُّوران کی بَرَکَت سے مجھ سے عذابِ دُور کر دیا گیا ہے اور یہ سبزِ حُلّہ بھی ملا ہے۔ میرے پیارے بیٹے! تو ان کی خدمت میں رہا کر۔“ یہ سن کر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ نے فرمایا: میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان تیرے مدتر سے سے گزرے گا اُس کے عذاب میں تخفیف (یعنی کمی) کی جائے گی۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۹۴)

نزع میں، گور میں، میزاں پہ سر پہل پہ کہیں
نہ جھپے ہاتھ سے دامنِ معلیٰ تیرا (مدائن بخش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مردے کی چیخ و پکار

ایک مرتبہ بارگاہِ غوثیتِ مآب میں حاضر ہو کر لوگوں نے عرض کی: عالی جاہ! ”بابُ الْأَرْج“ کے قبرستان میں ایک قَبْر سے مُردے کے چیخنے کی آوازیں آرہی ہیں۔ حُصُور!

فَرَمَانِ مُصَاطَّہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ فرمادے گا اُس پر دس رحمتیں بھیجے گی۔ (مسلم)

کچھ کرم فرما دیجئے کہ بے چارے کا عذاب دُور ہو جائے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: کیا اُس نے مجھ سے رَحْمَةُ خِلافت پہنا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا: کیا کبھی وہ میری مجلس میں حاضر ہوا؟ لوگوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ فرمایا: کیا اُس نے کبھی میرا کھانا کھایا؟ لوگوں نے پھر لاعلمی کا اظہار کیا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے پوچھا: کیا اُس نے کبھی میرے پیچھے نماز ادا کی؟ لوگوں نے وہی جواب دیا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ذرا سا سر اقدس جھکا یا تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر جلال و وقار کے آثار ظاہر ہوئے۔ کچھ دیر کے بعد فرمایا: مجھے ابھی ابھی فرشتوں نے بتایا: ”اُس نے آپ کی زیارت کی ہے اور اُسے آپ سے عقیدت بھی تھی لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس پر رحم کیا۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰوَجَلَّ اُس کی قُبْر سے آوازیں آنی بند ہو گئیں۔

(تہجۃ الاسرار للشطنوفی ص ۱۹۴)

بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی

اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریم تیرا (مدائن بخش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

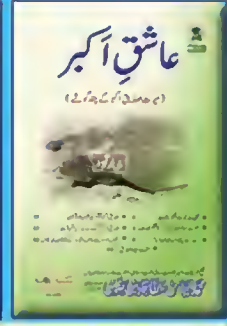
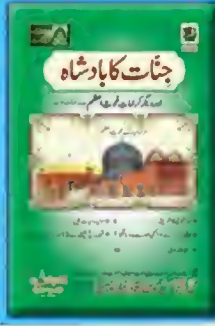
شادی ٹی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گا بکوں کو بہ نیت ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنوٹوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھویں بچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔



طاب لم مدینہ
القی وقرت و
بے سبب جنت
الفرہان میاں
کا پڑاں

۸ اویح السور شریف ۲۰۰۲ء

17-4-2006



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مجھے مجھے مدنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا بیذِ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید سجدہ کھار روڈ۔ فون: 021-32203311
- راولپنڈی: فضل داد پانڈہ کینٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- لاہور: وائٹ رمارکیت سٹیج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- پشاور: فیضانِ مدینہ گھبرگ نمبر 11 انور سٹریٹ، صدر۔
- سرور آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- خان پور: ڈرامائی چوک ٹبرکنارہ۔ فون: 068-5571686
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- سکسر: فیضانِ مدینہ، راج روڈ۔ فون: 071-5619195
- ملتان: نزد پھیل والی مسجد، اندرون پور گریٹ۔ فون: 061-4511192
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شہر پورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- اوکاڑہ: کان روڈ، بالٹا ٹیل ٹوئید سجدہ نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- گلزار طیب (مرگودھا): نیپارکیت، بالٹا ٹیل جامع مسجد مدینہ عالمی شاہ۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net